دروس

شرح جامی

افادات:
حضرت مولانا الحاج محمد زہیر روحانی بازی

مرتّب: اِنعام الحسن امروہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گزشتہ سبق میں ہم نے جملہ فعلیہ کی ترکیب شروع کی تھی۔ آپ نے پڑھا تھا کہ فعل دو قسم پر ہے: ایک فعل لازم ہے اور ایک فعل متعدی۔

فعل لازم وہ ہے جہاں صرف فاعل پر بات پوری ہو جائے، اور فعل متعدی وہ ہے جو فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول کا بھی تقاضا کرے۔

اور مفعول کو آپ نے لفظوں میں نہیں دیکھنا کہ فعل کے ساتھ مفعول ذکر ہے یا نہیں۔ بلکہ فعل کے مفہوم میں آپ خود غور کر کے دیکھ لیں کہ یہ فعل بغیر کسی مفعول کے ہو سکتا ہے یا نہیں۔ جیسے ضرب بغیر مضروب کے نہیں ہو سکتی، شرب بغیر مشروب کے نہیں ہو سکتا، اکل بغیر ماکول کے نہیں ہو سکتا۔ بات سمجھ میں آ رہی ہے؟ تو اس طرح آپ نے ایک ایک فعل میں غور کرنا ہے کہ یہ فعل لازم ہے یا فعل متعدی۔

اور پھر مفعول چاہے عبارت میں ہو یا نہ ہو، وہ فعل متعدی ہی رہے گا۔ مثلاً ضرب بغیر مضروب کے نہیں ہو سکتی۔ اب وہ مضروب میں عبارت میں ذکر کروں یا نہ کروں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، فعل متعدی ہی کہلائے گا۔

ضرب زید، زید نے پٹائی کی۔ کس کی پٹائی کی؟ اس مفعول کو ذکر نہیں کیا، اس کو حذف کر دیا۔ اس سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ضرب بغیر مضروب کے نہیں ہو سکتی تو یہ فعل متعدی ہے۔ اگرچہ دیکھو عبارت میں مفعول ذکر نہیں۔

تو آپ نے عبارت میں نہیں دیکھنا کہ مفعول ہے یا نہیں۔ آپ نے اس فعل کے مفہوم میں اور معنی میں خود غور کر لینا ہے کہ یہ بغیر مفعول کے یہ فعل ہو سکتا ہے یا نہیں۔ ضرب بغیر مضروب کے ہو سکتی ہے؟ کوئی صورت سوچ لو۔ ضرب ہو، مضروب کوئی نہ ہو، نہیں ہو سکتا۔

شرب بغیر مشروب کے ہو سکتا ہے؟ آپ شرب والا فعل کر لیں اور مشروب کچھ بھی نہ ہو، یہ ہو ہی نہیں سکتا بھائی۔ کچھ نہ کچھ مشروب ضرور ہوگا تب ہی شرب ہو سکتا ہے۔

اسی طرح اکل کا معنی ہے کھانا کھانا۔ اکل بغیر ماکول کے نہیں ہو سکتا۔ کوئی کوئی چیز نہ کھائی جائے اور کھانے کا فعل پایا جائے، یہ نہیں ہو سکتا بھائی۔

تو معنی میں خود غور کر لیا کریں۔ طریقہ سمجھ میں آ گیا؟ اور پھر میں نے آپ کو یہ بھی بتلایا تھا کہ بعض فعل ایک مفعول

چاہتے ہیں، بعض دومفعول چاہتے ہیں اور بعض تین مفعول چاہتے ہیں۔

ایک مفعول جیسے ضرب زید عمرا۔ضرب کے لیے ایک مضروب چاہیے، دو یا تین کی ضرورت نہیں۔شرب کے لیے ایک مشروب چاہیے، اکل کے لیے ایک ماکول چاہیے۔تو یہ عام جتنے افعال ہیں یہ ایک مفعول چاہتے ہیں۔

ہاں، کچھ افعال ہیں جو دو مفعول چاہتے ہیں جیسے اعطیت زیدا درھما۔میں نے عطا کیا۔تو اس کے لیے کیا چیز عطا کی، وہ بھی چاہیے اور کس کو عطا کی، یہ بھی چاہیے بھائی۔دونوں چاہیے۔تو یہ اعطاء والا فعل دومفعول چاہتا ہے:اعطیت زیدا درھما، میں نے زید کو درہم دیا۔

یا سمیت الرجل زیدا، سمیت میں نے نام رکھا، الرجل اس آدمی کا، زیدا کیا نام رکھا؟ زید۔یہ بھی دومفعول چاہتا ہے۔سمیت الرجل زیدا، تو الرجل اس کے لیے مفعول اول اور زیدا اس کے لیے مفعول ثانی ہے۔نام رکھا، تو کوئی چیز ہوگی، کوئی شخص ہوگا جس کا نام رکھا، اور کیا نام رکھا وہ بھی آگے چاہیے، تو یہ بھی دو مفعول چاہتا ہے۔

اسی طرح افعال قلوب ہیں:علمت زیدا کا بتایا علمت زیدا شاعرا۔میں نے زید کو شاعر جانا، یا یوں ترجمہ کریں، میں نے یقین کرلیا کہ زید شاعر ہے۔یا میں نے جان لیا کہ زید شاعر ہے۔تو دیکھو، کس کے بارے میں یقین کیا؟ زید کے بارے میں، یہ مفعول اول۔اور کیا یقین کیا کہ وہ کیا ہے؟ شاعر۔تو یہ بھی کتنے مفعول چاہتا ہے؟ دو۔

تو بہر حال عام افعال جو ہیں وہ ایک ہی مفعول چاہتے ہیں۔کچھ افعال ہیں وہ دو مفعول چاہتے ہیں اور بہت ہی تھوڑے سے ہیں جو تین مفعول چاہتے ہیں۔جیسے اعلمت عمرا زیدا فاضلا، تین مفعول آگئے۔اعلمت میں نے بتلایا، عمرا کس کو؟ عمرو کو، کیا بتلایا؟ زیدا فاضلا کہ زید کیا ہے؟ فاضل ہے۔تو دیکھو تین مفعول آگئے:ایک عمرو جس کو بتایا، اور کس کے بارے میں بتایا؟ زید کے بارے میں، یہ دوسرا مفعول، اور کیا بتایا کہ وہ فاضل ہے، یہ تیسرا مفعول۔لیکن یہ تین مفعول والے افعال بہت تھوڑے سے ہیں۔عام افعال ایک ہی مفعول چاہتے ہیں۔

اور پھر آپ کو اردو میں بھی اس کی ایک نشانی میں نے بتلائی تھی کہ فعل متعدی جو ہے اس کے ترجمے میں عموماً "نے" کا لفظ آئے گا۔"نے" کا لفظ۔زید نے پٹائی کی، معلوم ہوا پٹائی کرنا کیسا فعل ہے؟ متعدی ہے۔ضرب زید، زید نے پٹائی کی، تو ضرب کیسا فعل ہے؟ متعدی۔زید نے پیا، کیا پیا یہ ذکر نہیں لیکن زید نے پیا، شرب زید، معلوم ہوا شرب کیا ہے؟ متعدی ہے۔اور اکل زید، زید نے کھایا، یہ بھی کیا ہے؟ اکل بھی فعل متعدی ہے۔جبکہ فعل لازم جو ہے اس کے اندر "نے" نہیں آتا عموماً۔ضحک زید، زید ہنسا۔دیکھو یہاں "نے" کی ضرورت نہیں اور نہ کسی مفعول کی ضرورت ہے۔مات زید، زید مرگیا، اسے یہاں کسی مفعول کی ضرورت نہیں، یہاں "نے" نہیں آیا ترجمے میں۔اور فرزید، زید بھاگا، یہاں "نے"

" کی ضرورت نہیں اور کسی مفعول کی ضرورت نہیں، تو یہ کیا ہے؟ فعل لازم۔
اس کے بعد پھر آپ کو میں نے بتلایا تھا کہ ہر فعل کے لیے، ہر فعل چاہتا ہے کہ وہ اپنے بعد کسی نہ کسی اسم کو رفع دے۔ چاہے وہ فعل لازم ہو، چاہے فعل متعدی، چاہے فعل معروف ہو، چاہے فعل مجہول۔ ضرب ہو، چاہے ضرب۔ تو وہ فعل لازم ہو چاہے متعدی، چاہے فعل معروف ہو چاہے فعل مجہول، وہ ہر صورت میں چاہتا ہے کہ میں کسی ایک اسم کو رفع دے دوں۔ اور جس اسم کو وہ فعل رفع دیتا ہے وہ اس کا فاعل کہلاتا ہے اگر یہ فعل معروف ہو، اور وہ اس کا نائب فاعل کہلاتا ہے اگر یہ فعل مجہول ہو۔ ضرب زید، یہ زید کیا ہے؟ فاعل ہے، فعل معروف ہے۔ اور ضرب زید، یہ زید کیا ہے؟ نائب فاعل، کیونکہ فعل مجہول ہے بھائی۔
تو فعل جب بھی عبارت میں آئے گا وہ چاہے گا میں ایک اسم کو رفع دے دوں اور وہ اسم اس کا فاعل یا نائب فاعل کہلائے گا۔ اور فاعل یا نائب فاعل ایک ہی آ سکتا ہے، ایک سے زیادہ نہیں۔ لہٰذا فعل کے آنے کے بعد جب ایک اسم پر رفع آ جائے، آپ کو پتہ چل جائے یہ اس کا فاعل یا نائب فاعل ہے، تو باقی جتنے اسم عبارت میں آئیں گے وہ یا منصوب ہوں گے یا مجرور، مرفوع نہیں ہوں گے۔
توجہ ہے؟ فعل کے آنے کے بعد کتنے مرفوع آ سکتے ہیں؟ ایک ہی۔ وہ اس کا فاعل یا نائب فاعل۔ باقی سب کیا ہوں گے؟ منصوب یا مجرور۔ پھر اس میں سے مجرور کو پہچاننا بھی بڑا آسان، کیونکہ مجرور تو دو ہی ہیں: ایک کیا جس پر حرف جر داخل ہو، اور دوسرا جو مضاف الیہ ہو۔ تو باقی سارے منصوب ہوں گے۔
اور یہ فاعل یا نائب فاعل ہمیشہ فعل کے بعد آتا ہے، کبھی بھی یہ فعل پر مقدم نہیں ہوسکتا۔ اگر فاعل یا نائب فاعل فعل پر مقدم ہو جائے تو پھر وہ ترکیب میں کچھ اور بنیں گے، فاعل یا نائب فاعل نہیں بن سکتے بھائی۔
ضرب زید، ضرب زید، ضرب فعل، زید مرفوع لفظاً اس کا فاعل۔ مرفوع کیوں؟ فاعل ہے۔ لفظاً کیوں؟ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ آپ کا ساتھی کہتا ہے آپ نے ضرب میں ضمیر کیوں نہیں نکالی؟ ضرب کے اندر تو ضمیر ہوتی ہے۔ آپ جواب میں کیا کہیں گے؟ کہ فاعل یا نائب فاعل ایک آ سکتا ہے، دو یا زیادہ نہیں۔ جب آگے زید اسم ظاہر فاعل آ گیا تو اس ضرب کے اندر اب ضمیر فاعل کی نہیں نکال سکتے۔
تو فاعل یا نائب فاعل ایک ہی آتا ہے اور وہ ضمیر بھی ہوسکتی ہے اور اسم ظاہر بھی۔ تو ابھی جملہ کیا تھا؟ ضرب زید۔ اب میں اس زید کو اٹھا کر ذرا ضرب پر مقدم کر دیتا ہوں: زید ضرب، زید ضرب۔ اب کوئی ترکیب شروع کرتا ہے: زید ضرب، زید مرفوع لفظاً فاعل، زید مرفوع لفظاً فاعل۔ مرفوع کیوں؟ فاعل ہے۔ لفظاً کیوں؟ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر

رہے ہیں۔تو آپ فوراً کیا کہیں گے؟ کہ فاعل نہیں ہوسکتا۔کیوں نہیں ہوسکتا؟ کیونکہ فاعل یا نائب فاعل کبھی فعل پر مقدم نہیں ہوسکتا۔یہ ترکیب میں کچھ اور تو بن سکتا ہے لیکن اتنی بات طے ہے کہ یہ فاعل یا نائب فاعل نہیں بن سکتا۔

پھر ہم اس کو جملہ اسمیہ بنائیں گے۔کیسے؟ زید کو بنادو مبتدا۔زید مرفوع لفظاً مبتدا۔مرفوع کیوں؟ مبتدا ہے۔اور لفظاً کیوں؟ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں۔آگے ہے ضرب۔ضرب فعل،ضرب فعل،اور فعل جیسے ہی آئے،فعل معروف آئے تو کس کا تقاضا کرتا ہے؟ فاعل کا،فعل مجہول آئے تو؟ نائب فاعل۔ضرب کے آگے کوئی اسم ہے؟ نہیں۔تو معلوم ہوا کوئی آگے اسم ظاہر تو نہیں آرہا لیکن فاعل تو ہمیں ہر حال میں چاہیے۔کبھی ایسا نہیں ہوسکتا کہ فعل معروف آجائے اور فاعل نہ آئے یا فعل مجہول آجائے اور نائب فاعل نہ آئے،پھر کیا کریں گے؟ اسی کے اندر ضمیر نکالیں گے۔ضرب کے اندر کون سی ضمیر؟ ھو ضمیر۔اور اس کا اعراب بولو؟ مرفوع محلاً فاعل۔مرفوع کیوں؟ فاعل ہے شاباش۔محلاً کیوں؟ مبنی ہے،ضمیر ہے۔تو یہ مرفوع محلاً فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر،مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔طریقہ سمجھ میں آیا؟

اس کے بعد آپ نے یہ بھی پڑھا تھا کہ فاعل یا نائب فاعل ایک ہی آئے گا،ایک سے زیادہ نہیں آسکتے۔فاعل یا نائب فاعل ایک ہی آئے گا۔اور فاعل یا نائب فاعل ضمیر بھی ہوسکتی ہے اور اسم ظاہر بھی ہوسکتا ہے۔لیکن آئے گا ایک ہی۔اگر ضمیر آگئی فاعل یا نائب فاعل تو اسم ظاہر نہیں آسکتا فاعل یا نائب فاعل،اور اگر اسم ظاہر فاعل یا نائب فاعل بن گیا تو پھر ضمیر فاعل یا نائب فاعل نہیں بن سکتی۔

توجہ ہے؟ لہٰذا ضرب زید،اس میں زید کو آپ نے فاعل بنایا تو ضرب کے اندر اب ضمیر نہیں ہے۔اور زید ضرب،اس کے اندر زید تو فاعل نہیں بنا کیونکہ وہ تو مقدم ہے،تو پھر ضرب کے لیے کیا چاہیے تھا؟ فاعل،تو آپ نے اس میں ضمیر نکال لی۔طریقہ سمجھ میں آرہا ہے؟

پھر میں نے آپ کو بتلایا تھا کہ یہ ضمیر اور اسم ظاہر کسے کہتے ہیں؟ ضمیر تو آپ کو پتہ ہے کہ ستر ضمیریں ہیں کل بھائی،ستر۔اس کے علاوہ باقی جتنے اسم ہیں وہ اسم ظاہر کہلاتے ہیں۔تو اسم ظاہر ضمیر کے مقابلے میں ہے۔جو اسم ضمیر نہیں،وہ کیا ہے؟ اسم ظاہر ہے۔ساری دنیا کے اسم آپ اکٹھے کرلیں،اس میں سے یہ ستر ضمیریں نکال لو،باقی جتنے ہزاروں اسم ہیں وہ سارے کیا ہیں؟ اسم ظاہر ہیں۔تو اسم ظاہر کس کے مقابلے میں ہے؟ اسم ضمیر کے مقابلے میں۔

تو فعل کا فاعل یا نائب فاعل ایک ہی آسکتا ہے: اگر ضمیر آگئی تو اسم ظاہر نہیں آسکتا اور اگر اسم ظاہر آیا تو ضمیر نہیں آسکتی۔اس پر آپ کہیں گے کہ ہم تو عبارتوں میں دیکھتے ہیں ایک فعل کے کئی فاعل آجاتے ہیں: ضرب زید وعمرو وبکر وخالد،

پٹائی کی زید نے اور عمرو نے اور بکر نے اور خالد نے۔ دیکھا یہ سارے فاعل ہیں، ان سب نے پٹائی کی ہے۔ نہیں بھائی، یہ معنی کے اعتبار سے بے شک فاعل ہیں لیکن لفظوں میں یہ فاعل نہیں کہیں گے ان کو۔

ضرب زید، ضرب فعل، زید مرفوع لفظاً فاعل، آگے واؤ حرف عطف، اور عمرو یہ کیا ہے؟ معطوف بھائی۔ کیا ہے؟ معطوف۔ آگے وبکر، وبکر بھی کیا ہے؟ معطوف۔ اور خالد بھی کیا ہے؟ معطوف۔ اور معطوف پر وہی اعراب آتا ہے جو کس پر آتا ہے؟ معطوف علیہ پر۔ جیسے صفت پر وہی اعراب آتا ہے جو کس پر آتا ہے؟ موصوف پر۔ تو یہ سارے معطوف ہیں، فاعل یا نائب فاعل لفظوں کے اعتبار سے ایک ہی بنے گا بھائی۔ بات سمجھ میں آ گئی؟ تو یہ اس پر معطوف ہیں۔ معنی کے اعتبار سے یہ سب فاعل ہیں کیونکہ یہ سب اس فعل کو سرانجام دینے والے ہیں، کرنے والے ہیں۔

پھر میں نے آپ کو فعل کے جو چودہ صیغے ہیں ماضی اور مضارع، ان میں ضمیروں کی پہچان کروائی تھی۔ ضرب کے اندر کون سی ضمیر؟ ھو۔ ضربا میں الف، ضربوا میں واؤ، ضربت میں ھیا، تا کو فاعل نہ سمجھنا، یہ طلبہ اکثر غلطی کرتے ہیں۔ جس فعل کے آخر میں بھی کسی حرف کا اضافہ ہے وہ فاعل یا نائب فاعل ہے۔ فعل معروف ہے تو وہ فاعل، فعل مجہول ہے تو نائب فاعل۔ لیکن یہ تا جس کا اضافہ فعل کے آخر میں ہوتا ہے یہ ضمیر نہیں ہے، یہ تانیث کی علامت ہے۔ یہ تا صرف اتنا بتا رہی ہے کہ یہ فعل کرنے والی ذات مونث ہے مذکر نہیں۔ تو ضربت کے اندر ھیا ضمیر ہے فاعل، اور یہ تا کیا ہے؟ تانیث کی علامت۔ ضربتا، اس میں الف ہے، تا وہی والی ہے ضربت، ضربتا تانیث والی، لیکن الف کیا ہے؟ ضمیر۔ کون سی ضمیر ہے الف؟ جو صیغہ ہو وہ بول دیا کریں: تثنیہ مونث غائب۔ اچھا ضربن، اس میں نون ہے، ضربت، تا ضمیر، ضربتما، تما ضمیر، ضربتم، تم ضمیر، ضربت، تا ضمیر، ضربت، تا ضمیر، تی نہ کہنا بھائی، عموماً طلبہ ضربت میں کہتے ہیں تا ضمیر، ضربت میں کہتے ہیں تی ضمیر، ضربت میں کہتے ہیں تو ضمیر۔ نہیں بھائی، جو جو کلمہ ایک حرف پر مشتمل ہو، جو کلمہ کسے کہتے ہیں؟ بامعنی لفظ۔ ضمیروں کا کوئی معنی ہے یا نہیں؟ ضمیروں کا معنی ہے بامعنی۔ ایک تو حروف آپ نے حروف تہجی پڑھے ہیں: الف، با، تا، ثا، ان کا تو کوئی معنی نہیں۔ لیکن یہ جو ضمیریں ہیں ضربا، یہ الف یہ ضمیر ہے یا نہیں؟ اور کون سی ضمیر ہے؟ تثنیہ مذکر غائب۔ ضربا، تو اس کا کیا معنی؟ پٹائی کی ان دو مردوں نے۔ دیکھا یہ الف کا معنی ہے "وہ دو مرد"۔ تو یہ کلمہ ہیں، یہ کیا ہیں؟ کلمہ۔ معلوم ہوا یہ جو ضمیریں ہیں ان کا معنی ہے بھائی، یہ کلمہ ہیں، بامعنی لفظ ہیں، اور کتنے حروف پر مشتمل؟ ایک حرف پر۔ اور جب بھی کوئی کلمہ ایک حرف پر مشتمل ہو اور آپ نے اس کا نام لینا ہو تو وہ نام لیتے ہیں جو حروف تہجی میں اس کا نام تھا: یہ ضربا، یہ با کے بعد جو حرف ہے اس کو حروف تہجی میں آپ کیا کہتے ہیں؟ الف۔ تو یوں کہیں گے ضربا اس کے اندر یہ الف کیا ہے؟ ضمیر۔ اسی طرح ضربت، اس کے آخر میں بھی یہ ایک حرف ہے اس کا نام

لینا ہو تو کیا کہیں گے؟ تا، الف با تا، یہ تا ہے۔ یہ تا ضمیر ہے۔ ضربت میں بھی کیا ہے؟ تا ضمیر ہے، ضربت میں بھی کیا ہے؟ تا ضمیر ہے۔

پھر دہراؤ: ضرب کے اندر کون سی ضمیر؟ ھو۔ ضربا میں الف، دیکھا آپ نے وہ ایک حرف ہے اس لیے آپ نے الف کہا، ضربوا میں واو، دیکھا یہاں ایک حرف ہے تو آپ نے واؤ کہا، ضربت میں ھیا، ھیا وہ اس کے اندر چھپی ہوئی ہے، ضربتا میں الف، ضربن میں نون، دیکھا یہاں بھی ایک حرف ہے تو آپ نے اس کا وہ نام لیا جو حروف تہجی میں ہے، یہ حرف کیا کہلاتا ہے؟ نون، تو آپ نے کہا نون ضمیر ہے۔ ضربت میں تا، ضربتما میں تما، ضربتم میں تم، ضربت میں تا ضمیر، ضربتما میں تما ضمیر، ضربتن میں تن، ہاں ضربتن میں تن ضمیر، ضربت میں تا ضمیر، ضربنا میں نا ضمیر۔ دیکھا جو دو دو حرف والے ہیں ان کو اسی طرح آپ نا کہہ دیتے ہیں، تما کہہ دیتے ہیں، لیکن جو ایک ایک حرف والے ہیں ان کا آپ وہ نام لیتے ہیں جو حروف تہجی میں ان کا۔

یہ تو تھے فاعل۔ اگر یہ فعل مجہول ہوتا تو یہی نائب فاعل کہلاتے۔ ضرب میں ھو ضمیر کیا ہے؟ نائب فاعل۔ ضربا میں الف کیا ہے؟ نائب فاعل۔ ضربوا میں واؤ کیا ہے؟ نائب فاعل۔

اب فعل مضارع میں آجائیں۔ یضرب کے اندر فاعل کیا؟ ھو۔ یضربان، الف اور نون کیا ہے؟ اعرابی۔ یضربون میں واؤ ضمیر اور نون کیا ہے؟ اعرابی۔ تضرب، ھیا ضمیر۔ تضربان، الف ضمیر۔ یضربن، نون ضمیر۔ تضرب، تضرب، انت ضمیر۔ تضربان، الف ضمیر۔ تضربون، واؤ ضمیر۔ تضربین، یا ضمیر۔ تضربان، الف ضمیر۔ تضربن، نون ضمیر۔ اضرب، انا، اور نضرب، نحن۔ یہ ہیں ضمیریں فاعل کی اور اگر یہی فعل مجہول ہو تو یہی کیا کہلائیں گی؟ نائب فاعل۔ فاعل بھی مرفوع ہوتا ہے اور نائب فاعل بھی مرفوع۔

اور میں نے آپ کو بتایا تھا کہ یہ جو چودہ صیغے ہیں ماضی اور مضارع کے، ان میں سے صرف دو دو صیغے ہیں یعنی پہلا اور چوتھا، چاہے ماضی میں ہو چاہے مضارع۔ پہلا اور چوتھا صیغہ، ان کا فاعل اسم ظاہر آسکتا ہے۔ باقی جو بارہ صیغے ہیں ان سب کے ساتھ ضمیریں جڑی ہوئی ہیں یا ان کے اندر ضمیریں چھپی ہوئی ہیں۔ تو صرف یہ پہلا اور چوتھا صیغہ ہے، ان کا فاعل یا نائب فاعل اسم ظاہر آسکتا ہے اور کسی صیغے کا نہیں۔

اور پہلا صیغہ کون سا ہے؟ ماضی میں ضرب اور چوتھا ضربت۔ اسی طرح مضارع میں پہلا کیا؟ یضرب اور چوتھا کیا؟ تضرب۔ یہ جو دو دو صیغے ہیں، ان کا فاعل اسم ظاہر آسکتا ہے۔

باقی بارہ صیغوں کا فاعل کیا ہوگا؟ ضمیر جو لفظ کے ساتھ جڑی ہوئی ہوگی یا اس کے اندر چھپی ہوئی ہوگی۔

اضرب، اس کے ساتھ ضمیر جڑی ہوئی ہے یا اس کے اندر چھپی ہوئی ہے؟ جڑی ہے لیکن اندر چھپی ہوئی ہے، ظاہر نہیں ہے، بات سمجھ میں آ گئی؟ تو جڑی تو ہوئی ہے، جب اندر چھپی ہوئی ہے تو جڑی ہوئی ہے لیکن ظاہر نہیں، ظاہر نہیں۔ بارز نہیں ہے، مستتر ہے۔ بارز کا کیا معنی؟ ظاہر۔ مستتر کا کیا معنی؟ چھپی ہوئی۔

تو پہلا اور چوتھا صیغہ صرف ان کے لیے فاعل اسم ظاہر آ سکتا ہے اور کسی کے لیے فاعل اسم ظاہر نہیں آ سکتا۔

لہٰذا الہٰذا آپ جملہ بناتے ہیں ضرب زید، ضرب زید۔ ضرب، یہ ان بارہ صیغوں میں سے ہے یا ان دو صیغوں میں سے ہے؟ دو صیغوں میں سے، یہ پہلا صیغہ ہے اور اس کے لیے زید کو کیا بنانا چاہتے ہیں؟ فاعل، اور زید ضمیر ہے یا اسم ظاہر؟ اور اسم ظاہر کے لیے کون سا فعل چاہیے؟ پہلا یا چوتھا، پہلا یا چوتھا۔ کسی اور فعل کے لیے یہ فاعل، اور ہم بھی پہلا لے آئے: ضرب زید۔ ضرب فعل، زید مرفوع لفظاً اس کا فاعل۔

اب میں لانا چاہتا ہوں الزیدان، وہ دو زید۔ اس کے لیے کیا فعل لے کر آؤں گا میں؟ جی؟ الزیدان کو میں پہلے میں نے کس کو فاعل بنایا تھا؟ زید کو۔ اب میں کس کو بنانا چاہتا ہوں؟ الزیدان۔ تو فعل کیا لاؤں گا؟ جی؟ کیا لائیں گے؟ ہاں، یہ الزیدان یہ اسم ظاہر ہے یا ضمیر ہے؟ اسم ظاہر ہے اور اسم ظاہر صرف کتنے صیغوں کے لیے فاعل بن سکتا ہے؟

دو صیغے: پہلا اور چوتھا۔ اور آپ غور کر لیں، پہلا صیغہ بھی مفرد کا ہے—واحد مذکر غائب، اور چوتھا صیغہ بھی مفرد کا ہے—واحد مؤنث غائب۔ توجہ ہے؟ اس سے پتہ چل گیا: فاعل جب بھی اسم ظاہر ہوگا، فعل کو ہمیشہ مفرد رکھیں گے۔

فاعل جب بھی اسم ظاہر ہو۔ توجہ ہے؟ فاعل یا نائب فاعل جب بھی کیا ہو؟ اسم ظاہر ہو، فعل کو ہمیشہ کیا رکھیں گے؟ مفرد۔ اب مجھے بتایئے، "الزَّیْدَانِ" اس کو میں فاعل بنانا چاہتا ہوں، ضمیر ہے یا اسم ظاہر ہے؟ اسم ظاہر ہے۔ بے شک تثنیہ و جمع ہو، اس کو نہیں دیکھنا۔ بس یہ دیکھو: ضمیر ہے یا اسم ظاہر؟ اسم ظاہر۔ اور اسم ظاہر کو میں کیا بنانا چاہتا ہوں؟ فاعل۔ تو فعل کو ہمیشہ کیا رکھو؟ مفرد۔ اور فعل مفرد کون سا ہے؟ پہلا صیغہ: "ضَرَبَ"۔ اگر مؤنث ہوتا تو کیا لاتے؟ "ضَرَبَتْ" لاتے۔

پھر سنو: "ضَرَبَ زَیْدٌ" اور "ضَرَبَ الزَّیْدَانِ"۔ میں جمع لانا چاہتا ہوں، "الزَّیْدُونَ" کو فاعل بنانا چاہتا ہوں۔ "الزَّیْدُونَ" مفرد ہے، تثنیہ ہے یا جمع؟ جمع۔ لیکن یہ نہیں دیکھنا آپ نے کہ تثنیہ ہے، جمع ہے، جو بھی ہے۔ یہ دیکھنا ہے: ضمیر ہے یا اسم ظاہر ہے؟ اسم ظاہر۔ اسم ظاہر جب ہو فعل کو ہمیشہ کیا رکھتے ہیں؟ مفرد رکھتے ہیں۔ تو کیسے کہیں گے؟ "ضَرَبَ الزَّیْدُونَ"۔ ملا کر کیسے پڑھیں گے؟ "ضَرَبَ الزَّیْدُونَ"۔ طریقہ سمجھ میں آ گیا؟ فاعل جب بھی کیا ہو؟ اسم ظاہر، فعل کو ہمیشہ کیا رکھتے ہیں؟ مفرد۔

اسی طرح "ہِنْدٌ"، ہند عورتوں کا نام تھا بھئی عام قدیم عرب میں عام استعمال ہوتا تھا۔ اب میں کہنا چاہتا ہوں: ہند نے پٹائی کی۔ کیسے کہوں گا؟ "ضَرَبَتْ ہِنْدٌ"۔ ہند مؤنث ہے نا، تو فعل بھی کیا لائیں گے؟ مؤنث۔ اب میں کہنا چاہتا ہوں: وہ دو جو ہند ہیں، "الہِنْدَ انِ" اس کو فاعل بنانا چاہتا ہوں، تو کیسے کہوں گا؟ جی؟ "ضَرَبَتْ" یا "ضَرَبَتَا"؟ "ضَرَبَتْ"۔ کیوں؟ کیونکہ "الہِنْدَ انِ" کیا ہے؟ اسم ظاہر۔ اور اسم ظاہر کو جب بھی فاعل بنانا ہو فعل کو کیا رکھتے ہیں؟ مفرد۔ اور وہ کون سا صیغہ ہے مؤنث والا؟ چوتھا۔ تو "ضَرَبَتِ الہِنْدَ انِ"۔ روانی سے پڑھو: "ضَرَبَتِ الہِنْدَ انِ"۔

اب میں جمع لاتا ہوں: "الہِنْدَ اتُ"، اس کو میں فاعل بنانا چاہتا ہوں، کیسے کہوں گا؟ "ضَرَبَتِ الہِنْدَ اتُ"۔ ملا کر پڑھیں: "ضَرَبَتِ الہِنْدَ اتُ"۔ دیکھا؟ فاعل چاہے مفرد ہو، تثنیہ ہو، جمع ہو، آپ نے یہ نہیں دیکھنا۔ آپ نے کیا دیکھنا ہے؟ یہ ضمیر ہے یا اسم ظاہر؟ اگر اسم ظاہر ہے تو فعل کو ہمیشہ مفرد رکھنا ہے، یعنی پہلا یا چوتھا صیغہ۔ اور اگر مذکر ہے تو پہلا صیغہ لے آؤ، مؤنث ہے تو چوتھا صیغہ لے آؤ۔ طریقہ سمجھ میں آ گیا؟ اچھی طرح؟

آپ کا ایک ساتھی ترکیب کرتا ہے، جملہ بناتا ہے اور کہتا ہے: "ضَرَبَا — " تثنیہ والا فعل لے آیا "— ضَرَبَا" تثنیہ والا فعل، اور آگے کہتا ہے: "الزَّیْدَ انِ"۔ "الزَّیْدَ انِ"، "ضَرَبَا الزَّیْدَ انِ"۔ تو آپ کہتے ہیں: بھئی، "الزَّیْدَ انِ" فاعل کو بنا رہے ہو تو "ضَرَبَا" نہ لاؤ بلکہ کیا لاؤ؟ "ضَرَبَ" لاؤ۔ وہ کہے گا: نہیں بھئی، فاعل تثنیہ ہے اس لیے فعل کو بھی کیا لائیں گے؟ تثنیہ۔ تو آپ کیا کہیں گے؟ "ضَرَبَا الزَّیْدَ انِ"، جی، آپ کے سامنے وہ ترکیب کرتا ہے، یہ جملہ بناتا ہے، آپ کیا کہیں گے اس کو؟ کہ فاعل یا نائب فاعل ایک آ سکتا ہے، دو یا زیادہ نہیں آ سکتے۔ اگر "ضَرَبَا" لاؤ گے تو یہ الف کیا بنے گا؟ فاعل بنے گا۔ اب آگے "الزَّیْدَ انِ" فاعل نہیں بن سکتا۔

کیونکہ فاعل یا نائب فاعل ایک آتا ہے، ضمیر بھی بن سکتی ہے اور اسم ظاہر بھی، لیکن ایک آئے گا۔ اور "ضَرَبَا" کے اندر تو کون ہے؟ الف۔ لہٰذا اس کے لیے "الزَّیْدَ انِ" فاعل نہیں بن سکتا۔ اسی طرح وہ کہتا ہے: "ضَرَبُوا" واؤ کے ساتھ "الزَّیْدُ ونَ"۔ وہ کہتا ہے: بھئی "الزَّیْدُ ونَ" جمع ہے، لہٰذا میں فعل بھی کیا لاؤں گا؟ جمع۔ آپ کیا کہیں گے؟ کہ فعل کو ہمیشہ کیا رکھیں گے؟ مفرد۔ کیونکہ اگر آپ "ضَرَبُوا" لائیں گے تو فاعل کون بن جائے گا؟ واؤ ضمیر بن جائے گی، آگے "الزَّیْدُ ونَ" فاعل نہیں بن سکتا کیونکہ فاعل یا نائب فاعل ایک آتا ہے، دو نہیں آتے۔ طریقہ سمجھ میں آ گیا؟

تو لہٰذا پہلا یا چوتھا صیغہ عبارت میں آ جائے، توجہ ہے؟ پہلا یا چوتھا صیغہ عبارت میں آ جائے تو ان کا فاعل اسم ظاہر آ سکتا ہے۔ لہٰذا اگلے لفظوں میں غور کرو، کوئی اسم ظاہر ان کے لیے فاعل یا نائب فاعل تو نہیں بن رہا؟ اگر آگے فاعل یا نائب فاعل مل جائے پھر اس کے اندر ضمیر نہ نکالو۔ توجہ ہے؟ پہلا یا چوتھا صیغہ شروع میں آ گئے تو اب اگلے لفظوں میں کیا

تلاش کرو؟ فاعل یا نائب فاعل۔ کیونکہ پہلے یا چوتھے صیغے کے لیے فاعل یا نائب فاعل اسم ظاہر آ سکتا ہے اور کسی صیغے کے لیے نہیں۔ تو اگلے لفظوں میں تلاش کرو کہ کوئی فاعل یا نائب فاعل تو نہیں۔ اگر کوئی اسم ظاہر مل جائے تو اس پر کیا پڑھو؟ رفع۔ اور پھر فعل کے اندر ضمیر نہ نکالو، کیونکہ فاعل یا نائب فاعل ایک آ سکتا ہے، دو یا زیادہ نہیں آ سکتے۔

اور اگر پہلے یا چوتھے صیغے کے علاوہ کوئی اور صیغہ آ جائے عبارت میں، تو پھر آگے اسم ظاہر کو تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ کیا ہے اس کا فاعل یا نائب فاعل۔ کیونکہ باقی بارہ صیغوں میں انہی کے ساتھ جڑی ہوئی یا انہی کے اندر چھپی ہوئی کوئی ضمیر ہوگی۔ آگے اسم ظاہر اس کے لیے فاعل یا نائب فاعل نہیں بنے گا۔ بات سمجھ میں آ گئی؟ جی، اب کیجیے ترکیب بھئی۔ لکھیے بھئی۔

یہ چھوٹے چھوٹے چند ضابطے ہیں بس ان کو یاد کر لو، ان کا بار بار تکرار کرو، آپ کے ذہن میں جم جائیں۔ یہ بنیاد ہیں ترکیب کی بھئی۔ دیکھو، آسان باتیں ہیں لیکن بار بار میں تکرار کروا رہا ہوں۔ آپ نے خود بھی اس کو یاد کرنا ہے، جتنی باتیں میں نے لکھوائی ہیں شروع سے روز ان کو دیکھا کریں، جو ترکیبیں ہم کرتے ہیں پھر دوبارہ اس کو خود کیا کریں، بار بار اس کو دہرائیں بھئی۔

جی، "قَامَ زَیْدٌ"۔ "قَامَ زَیْدٌ"۔ چلیے بھئی، ترکیب کیجیے بھئی۔ "قَامَ" فعل، شاباش۔ جو بھی اسم آ جائے اس کا اعراب ہم نے نکالنا ہے۔ تو "زَیْدٌ" مرفوع لفظاً فاعل۔ تین باتیں آپ نے کہیں، ان کا اب جواب دینا پڑے گا۔ جی، مرفوع کیوں کہا آپ نے زید کو؟ کیونکہ یہ فاعل ہے، اور فاعل کیا ہوتا ہے؟ مرفوع۔ لفظاً کیوں کہا؟ کیونکہ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں۔ کر کے دکھاؤ: "زَیْدٌ"۔ نصب پر: "زَیْداً"۔ جر پر: "زَیْدٍ"، شاباش۔ پھر آپ نے کہا: یہ فاعل ہے، آپ کو کیسے پتہ چلا یہ فاعل ہے؟ آپ کہیں: پہلا یا چوتھا صیغہ آیا ہے، اور اس کے لیے اسم ظاہر فاعل بن سکتا ہے، تو زید کو اس کے لیے کیا بنا دیں گے؟ فاعل۔ جی، آگے سمیٹیے۔ ہاں، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ روانی سے پڑھو پورا جملہ: "قَامَ زَیْدٌ"۔ ترجمہ کرو: زید کھڑا ہوا یا زید کھڑا ہے۔ بات سمجھ میں آ گئی؟ زید کھڑا ہوا۔

اچھا، آپ کا ایک ساتھی ہے وہ کہتا ہے: بھئی "قَامَ" کے اندر آپ نے ضمیر کیوں نہیں نکالی؟ بھئی "قَامَ" کے اندر تو ضمیر ہے، ہم نے گردانوں میں پڑھا ہے: قَامَ، قَامَا، قَامُوا۔ "قَامَ" کے اندر کون سی ضمیر ہوتی ہے؟ "ھُوَ"۔ وہ آپ نے نہیں نکالی، آپ نے ترکیب غلط کی ہے۔ آپ کیا کہیں گے؟ ہاں، آپ کہیں گے کہ فاعل یا نائب فاعل ایک آ سکتا ہے، ایک سے زیادہ نہیں۔ آگے زید اگر فاعل ہے تو اس کے اندر ضمیر نہیں، اور اگر ضمیر کو فاعل بناتے ہو تو زید کو فاعل نہیں بنا سکتے۔

جی، اگلا جملہ لکھیے۔ "قَامَا الزَّیْدَانِ"۔ "قَامَا الزَّیْدَانِ"۔ جی، کیجیے آپ ترکیب بھئی۔ "قَامَا" فعل، الف اعراب بولو؟

شاباش، الف ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل، شاباش۔ مرفوع کیوں؟ فاعل ہے، شاباش۔ محلاً کیوں؟ ضمیر ہے مبنی ہے، اور فاعل ہے، شاباش۔ آگے؟ "الزَّیْدَانِ"، جی؟ مفعول بہ؟ مفعول بہ؟ بھئی میں نے بتایا ایک فعل لازم ہوتا ہے ایک فعل متعدی۔ "قَامَ"، "قَامَ" پہ ذرا غور کرو۔ بلکہ اس کا اردو میں ترجمہ کرو۔ "نے" لفظ آرہا ہے؟ نہیں۔ تو پھر تو یہ فعل متعدی نہیں ہے۔ زید کھڑا ہوا، کسی مفعول کی ضرورت ہے؟ نہیں۔ جی، آگے آپ بتائیے۔ جی، آپ بتائیے۔ "قَامَا" فعل، "الزَّیْدَانِ" مرفوع محلاً فاعل۔ ہاں بھئی، آپ بتائیے، زیدان فاعل بن سکتا ہے؟ کیوں نہیں بن سکتا؟ کیونکہ یہ تثنیہ کا صیغہ ہے۔ شاباش، ہمارے پاس نحوی تیار ہو رہے ہیں آہستہ آہستہ، آپ کی غلطیاں نکالیں گے بھئی۔

جی، آپ بتائیے۔ جملہ ٹھیک بھی ہوسکتا ہے بھئی، کئی کئی ترکیبیں ہوتی ہیں، تو ابھی آپ وہاں تک نہیں پہنچے کہ ترکیب یہ بھی ٹھیک ہوسکتی ہے: الف کو مبدل منہ بنادو، "الزَّیْدَانِ" کو اس سے بدل بنادو۔ لیکن یہ ترکیب ابھی ہم نے نہیں کی، جو ضابطے کیے ہیں ہم اس کے مطابق کر رہے ہیں۔ بس آپ اتنا کہیں کہ "الزَّیْدَانِ" کو کیا بنانا چاہتے ہو؟ فاعل۔ تو "قَامَا" نہیں لاسکتے، تثنیہ نہیں لاؤ گے، جب فاعل اسم ظاہر ہو فعل کو ہمیشہ کیا لاتے ہیں؟ مفرد۔ تو کیا کہو؟ "قَامَ"، الف کو ختم کردو، "قَامَ الزَّیْدَانِ"۔ "قَامَ" فعل، آگے "الزَّیْدَانِ" اعراب بولو؟ مرفوع لفظاً فاعل۔ دیکھا؟ فاعل جب اسم ظاہر ہو فعل کو ہمیشہ کیا رکھنا ہے؟ مفرد رکھنا ہے۔ تو فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ روانی سے پڑھ دو اس کو: "قَامَ الزَّیْدَانِ"۔ آپ نے کیا کہا؟ "الزَّیْدَانِ" مرفوع لفظاً ہے، "الزَّیْدَانِ" میں تو نون کے نیچے زیر پڑھ رہا ہوں، یہ مرفوع کہاں سے ہوگیا؟ یہ نون کی یہ اس کی حرکت ہے، اعراب نہیں۔

اعراب کیا ہے؟ آپ نے کیا کہا، مرفوع کون سا ہے؟ مرفوع لفظاً کہا۔ مرفوع کیوں کہا؟ فاعل ہے، شاباش۔ لفظاً کیوں کہا؟ اعراب پر ہم کیا کر رہے ہیں؟ تلفظ۔ یا یوں کہو: رفع پر ہم کیا کر رہے ہیں؟ تلفظ۔ کرکے دکھاؤ: "زَیْدَانِ"۔ نصب پر تلفظ کرو: جی؟ آپ؟ یہ کون سا مرفوع ہے؟ "الزَّیْدَانِ" مرفوع ہے، کون سا مرفوع؟ لفظاً ہے۔ لفظاً کیوں؟ مرفوع ہے، فاعل ہے۔ پھر میں نے پوچھا، انہوں نے کہا لفظاً، لفظاً کی وجہ بتاؤ۔ اس کے رفع پر ہم کیا کر رہے ہیں؟ تلفظ۔ کرکے دکھاؤ: "الزَّیْدَانِ"۔ اس کے نصب پر تلفظ کرو: نصب پر؟ ہاں بھئی۔

سب آپ نے پڑھا ہوا ہے، بس مشق نہیں ہے، دیکھو۔ جی، بولیے۔ محلاً کیوں؟ علمائے نحو کا دوسرا قول آگیا بھئی۔ ہاں بھئی، آپ بتائیے۔ مرفوع محلاً کیوں ہے؟ وجہ بتاؤ بس۔ تقدیراً ہے؟ تقدیراً ہے؟ یہ کون سی قسم ہے سولہ قسموں میں سے؟ تثنیہ ہے۔ تثنیہ کا اعراب لفظاً ہوتا ہے، تقدیراً ہوتا ہے؟ حالت رفعی میں کیسے پڑھتے ہیں؟ "زَیْدَانِ"۔ نصبی، جری میں کیسے پڑھتے ہیں؟ "الزَّیْدَیْنِ"۔ "رَجُلَانِ" اور "رَجُلَیْنِ"۔

تثنیہ کا رفع کس کے ساتھ آتا ہے؟ الف۔ نصب اور جر؟ یا۔ تو ہم الف پر تلفظ کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے؟ کر رہے ہیں، تو یہ مرفوع ہے لفظاً۔ اگر یہ منصوب ہوتا تو کیسے پڑھتے؟ "الزَّیْدَیْنِ"۔ "الزَّیْدَیْنِ"۔ مجرور ہوتا تب بھی ہم کیسے پڑھتے؟ "الزَّیْدَیْنِ"۔ بات سمجھ میں آ گئی؟ تو یہ جو نون کے نیچے ہے یہ نون کی حرکت ہے یہ اعراب نہیں، تثنیہ کا اعراب الف اور یا کے ساتھ آتا ہے، اور الف رفع کی حالت میں آتا ہے اور یا نصب اور جر کی حالت میں آتی ہے، اور اس وقت الف ہے تو یہ مرفوع ہے لفظاً۔ اس الف پر میں تلفظ کر رہا ہوں یا نہیں کر رہا؟ پڑھ رہا ہوں یا نہیں؟ "الرَّجُلَانِ"، دیکھو میں اس کو باقاعدہ پڑھ رہا ہوں۔

تو "قَامَ" فعل کو مفرد لائیں گے، "قَامَ" فعل، "الرَّجُلَانِ" مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ روانی سے پڑھ دو: "قَامَ الزَّیْدَانِ"۔ ترجمہ کیجیے، ترجمہ: ہاں، وہ دو زید کھڑے ہوئے۔ وہ دو زید کھڑے ہوئے۔

یاد رکھو: فعل کے اندر جو الف، واؤ اور یا آئیں وہ ضمیریں ہوتی ہیں۔ فعل کے اندر الف، واؤ اور یا آئیں یہ ضمیریں ہوتی ہیں۔ "ضَرَبَ"، "ضَرَبَا"، یہ الف کیا ہے؟ ضمیر۔ "ضَرَبَ"، "ضَرَبُوا"، یہ واؤ کیا ہے؟ ضمیر۔ اور اسی طرح "یَضْرِبُ"، "یَضْرِبَانِ"، "یَضْرِبُونَ"، "تَضْرِبُ"، "تَضْرِبَانِ"، "یَضْرِبْنَ"، "تَضْرِبُ"، "تَضْرِبَانِ"، "تَضْرِبُونَ"، "تَضْرِبِینَ"، اس کے اندر یہ یا کیا ہے؟ ضمیر ہے۔ توجہ ہے؟

لیکن یہ جو تثنیہ کے اندر الف اور یا آتے ہیں یا جمع کے اندر واؤ اور یا آتے ہیں، یہ ضمیریں نہیں ہیں۔ ضمیریں نہیں ہیں۔ "مُسْلِمٌ" کی تثنیہ کیا؟ "مُسْلِمَانِ"۔ جمع کیا؟ "مُسْلِمُونَ"۔ یہ جو الف اور واؤ ہیں یہ صرف تثنیہ اور جمع کی علامتیں ہیں، یہ ضمیریں نہیں۔ "رَجُلَانِ" کے اندر جو الف آیا یہ کیا ہے؟ تثنیہ کی علامت ہے، ضمیر نہیں۔ دلیل بھی یاد کر لو، دلیل یاد ہو گی تو آپ کو بھولے گا نہیں۔ "رَجُلَانِ"، نصبی جری میں کیسے پڑھتے ہیں؟ "رَجُلَیْنِ"۔ وہ الف کس سے بدل گیا؟ یا سے۔ اگر ضمیر ہوتی، ضمیر تو مبنی ہوتی ہے وہ تو بدلتی ہی نہیں ہے، اور یہ بدل رہا ہے، الف کس سے بدل رہا ہے؟ یا سے۔ تو معلوم ہوا یہ ضمیریں نہیں ہیں۔ "مُسْلِمُونَ"، حالت نصبی جری میں لے جاؤ: "مُسْلِمِینَ"، وہ واؤ کس سے بدل گیا؟ یا سے۔ معلوم ہوا یہ ضمیریں نہیں ہیں۔ بات سمجھ میں آ گئی؟ تو معلوم ہوا فعل کے اندر الف، واؤ اور یا جو آتے ہیں وہ کیا ہوتی ہیں؟ ضمیریں، اور تثنیہ اور جمع کے اندر جو الف، واؤ اور یا آتے ہیں وہ تثنیہ اور جمع کی علامتیں ہوتی ہیں، ضمیریں نہیں۔

اگلا جملہ لکھیے۔ "سَمِعْتُ" "سَمِعْتُ" "صَوْتٌ" ص کے ساتھ ہے، "سَمِعْتُ صَوْتٌ" ص، و، ت۔ ص، واؤ اور لمبی ت ہے، "صَوْتٌ"۔ ص کیسا لکھا ہے؟ ہاں، اس نے ص کا دندانہ ڈالا ہے، شاباش۔ ص کا اپنا ایک دندانہ ہوتا ہے، میں نے بتایا ہے

آپ کو ص کا۔ تو ص کا ایک دندانہ ہوتا ہے، ص اور و کے درمیان ایک دندانہ لکھا کریں، ص، ض۔ کچھ طلبہ بے حساب دندانے لکھتے ہیں، س کے دندانے، س لکھنا پڑ جائے تو چار پانچ لکھ دیں گے، کوئی پرواہ ہی نہیں ہے۔ س کے تین دندانے ہوتے ہیں گن کے لکھنے ہیں، باقی ب، ت، ث آئیں ان کا ایک دندانہ ہوتا ہے زیادہ نہیں لکھنے، ص کا ایک دندانہ ہوتا ہے۔

اچھا جی، "سَمِعْتُ صَوْتٌ"۔ چلیے بھئی، ترکیب کیجیے۔ صوت آواز کو کہتے ہیں۔ کیجیے ترکیب۔ "سَمِعْتُ" فعل، "سَمِعْتُ" فعل، شاباش۔ آ گے؟ ت ضمیر، شاباش، فاعل۔ اعراب بولو، اعراب، اعراب سب سے ضروری ہے۔ جی، ت ضمیر کیا ہے؟ اعراب بولو۔ ت ضمیر مرفوع، ہاں، مرفوع کون سا؟ نحوی بیٹھے ہوئے ہیں، فوراً آپ کی غلطی نکالیں گے یہاں بھئی۔ شاباش، ت ضمیر مرفوع محلاً فاعل۔ محلاً کیسے بھئی؟ ت پر تو باقاعدہ میں تلفظ کر رہا ہوں پیش پر، "سَمِعْتُ"، تو یہ مرفوع لفظاً ہے۔ مرفوع لفظاً ہے۔ جی، آپ بتائیے۔ کیوں مرفوع؟ ت پر میں پیش پڑھ رہا ہوں باقاعدہ۔ جی، ضمیر ہے مبنی ہے، اور مبنی پر اعراب ہمیشہ محلاً آتا ہے، تو پھر یہ پیش کیوں پڑھ رہا ہوں میں؟ یہ حرکت ہے، اعراب نہیں ہے۔

یاد رکھو: جب بھی فعل کے ساتھ ضمیر جڑی ہوئی ہو یا فعل کے اندر ضمیر چھپی ہوئی ہو، تو پھر اس کو ذکر یوں کیا کرو:

"سَمِعْتُ" فعل بافاعل۔ "سَمِعْتُ"، یعنی فعل فاعل کے ہمراہ، فعل فاعل کے ساتھ، یعنی فاعل بھی ساتھ ہی ہے۔ تو اس کو کیسے تعبیر کرو؟ فعل بافاعل۔ پھر اس کے بعد الگ سے بتایا بھی کرو کہ کیا چیز ہے فاعل، کون سی ضمیر ہے۔ پھر کرو ترکیب جلدی جلدی: "سَمِعْتُ" فعل بافاعل۔ جی، اب فاعل بتاؤ: ت ضمیر مرفوع محلاً فاعل، شاباش۔ آ گے؟ "صَوْتٌ"، جی؟ مفعول؟ "صَوْتٌ"، اعراب بولو۔ ہاں، شاباش، جی؟ لفظاً۔ مرفوع لفظاً مفعول؟ مرفوع کیوں؟ مرفوع کیوں؟ ہاں بھئی، مرفوع کیوں؟ "سَمِعْتُ" فعل، جی؟ "صَوْتٌ" فاعل، شاباش۔ "صَوْتٌ" ضمیر ہے یا اسم ظاہر ہے؟ اسم ظاہر ہے۔ اسم ظاہر کتنے صیغوں کے لیے فاعل بن سکتا ہے؟ پہلا اور چوتھا، پہلا اور چوتھا۔ "سَمِعْتُ" پہلا صیغہ ہے؟ چوتھا ہے؟ نہیں، تو پھر اس کے لیے معلوم ہوا "صَوْتٌ" فاعل بن ہی نہیں سکتا۔ ضابطے یاد رکھو، سمجھ میں آئی بات؟ کوئی مشکل نہیں، بس چند دن مشق اور پھر آپ دیکھیں گے عبارت خود حل کرتے ہیں۔

جی، پھر کیا کریں؟ نہیں نہیں۔ یہ تو جملہ فعلیہ چل رہا ہے، یہاں مبتدا خبر نہیں۔

جملہ اسمیہ ہوتا وہاں مبتدا خبر آتے ہیں۔ جملہ فعلیہ میں فعل کے بعد فعل اور فاعل یا نائب فاعل آیا کرتے ہیں۔ ہاں بھئی، اب بتائیے آپ۔

میں نے آپ کو بتایا تھا فعل صرف ایک اسم کو رفع دے سکتا ہے۔ باقی سارے کیا ہوں گے؟ منصوبات یا مجرورات۔

ایک سے زیادہ فاعل یا نائب فاعل آ سکتے ہیں؟ نہیں۔ تو ایک فاعل یا نائب فاعل تو آ گیا۔ "سَمِعْتُ"، تا کیا آ گئی؟ فاعل۔ یہ "سَمِعْتُ" ان دو صیغوں میں سے ہے یا بارہ میں سے ہے؟ بارہ میں سے ہے۔ جب بارہ میں سے ہے تو بارہ کے اندر آ گے اسم ظاہر کوئی فاعل بن ہی نہیں سکتا، اسی کے ساتھ جڑی ہوئی یا اس کے اندر چھپی ہوئی ضمیر ہو گی۔ تو وہ انہوں نے بتلا دی کہ یہ تا ضمیر کیا ہے؟ فاعل۔ جب ایک فاعل یا نائب فاعل آ جائے آ گے صرف یا منصوب آئیں گے یا مجرور آئیں گے۔ اور مجرور تو وہی ہیں جس پر یا تو حرف جر داخل ہو یا مضاف الیہ، وہ بھی یہ نہیں ہے۔ تو پھر کیا رہ گیا؟ جی؟ منصوب، یہ کیا ہے؟ منصوب۔ تو آپ کہیں گے کہ یہ "صَوْتٌ" یہاں نہیں ہو سکتا۔ بھئی ترجمے پہ بھی غور کرونا۔ ترجمے سے ترکیب سمجھ میں آ جاتی ہے۔ "سَمِعْتُ" ترجمہ کرو۔

میں نے سنا، معلوم ہوا سننے والا میں ہوں، میں فاعل ہوں اس فعل کا۔ اور کس چیز کو سنا؟ آواز، وہ معلوم ہوا کیا ہے؟ مفعول ہے۔ میں نے سنا، دیکھو یہ "نے" ہی بتلا رہا ہے کہ یہ فعل کون سا ہے؟ متعدی، اس کے لیے مفعول آ سکتا ہے۔ تو کیسے پڑھیں گے؟ صوت کا بتاؤ اب اعراب۔ منصوب لفظاً، جی، نصب کا تلفظ کرو اس پر۔ نصب کا تلفظ کرو۔ "صَوْتاً"، نصب کیا ہے؟ "صَوْتاً"۔ رفع کا تلفظ کرو۔ "صَوْتٌ"۔ جر کا کرو۔ "صَوْتٍ"۔ دیکھا، یہ میں تینوں اعراب آپ کو بتلا دیتا ہوں، یہ صوت کا لفظ دنیا کی کسی اور عبارت میں آ جائے، معلوم ہوا اس پر تینوں طرح کے اعراب کون سے آتے ہیں؟ لفظی آتے ہیں۔ اگر وہ رفع والا مقام ہوا تو رفع لفظاً پڑھ دینا، نصب والا ہوا تو نصب لفظاً پڑھ دینا، جر والا ہوا تو جر لفظاً۔ یہاں کیا پڑھنا ہے؟ نصب۔ تو نصب پڑھو: "صَوْتاً"۔ تو یہ منصوب لفظاً مفعول بہ۔ اب سمیٹو بھئی۔

فعل اپنے فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ روانی سے اب پورے جملے کو پڑھ دو۔ "سَمِعْتُ صَوْتاً"۔ "سَمِعْتُ صَوْتاً"۔ ترجمہ کرو۔ میں نے ایک آواز سنی، یا میں نے کوئی آواز سنی۔

آ گے جملہ لکھیے بھئی: "سَمِعَ زَيْدٌ صَوْتٌ"۔ "سَمِعَ زَيْدٌ صَوْتٌ"، ص، واو، لمبی تا ہے، صوت۔ "سَمِعَ زَيْدٌ صَوْتٌ"۔ چلیے بھئی، ترکیب کیجیے۔ "سَمِعَ" فعل، شاباش، "سَمِعَ" فعل۔ لفظوں سے ترجمے پہ غور کر لیا کرو، ترجمے سے ہی آپ کو آدھی ترکیب کا پتہ چل جائے گا۔ کبھی کبھار نہیں پتہ چلے گا، ترجمہ آپ سے ٹھیک نہیں ہو سکے گا لیکن اکثر ذرا سا غور کرنا، ترجمے سے ہی آپ کو ترکیب کا پتہ چل جائے گا۔ "سَمِعَ" فعل، شاباش۔ "زَيْدٌ" مرفوع لفظاً فاعل۔ مرفوع کیوں؟ فاعل ہے۔ لفظاً کیوں؟ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں۔ کر کے دکھاؤ: "زَيْدٌ"۔ نصب پر: "زَيْداً"۔ جر پر: "زَيْدٍ"۔ فاعل بھئی، فاعل۔ ہاں بھئی، یہ زید "سَمِعَ" کے لیے فاعل بن سکتا ہے؟ جی۔ کیوں بن سکتا ہے؟ ہاں، کیونکہ "سَمِعَ" پہلا اور چوتھا، ان دو صیغوں میں سے ہے اور اس کے لیے اسم ظاہر فاعل آ سکتا ہے، شاباش۔ آ گے بھئی، اعراب بولو۔ شاباش۔

دیکھو، میں نے صوت لکھوایا تھا، انہوں نے عبارت کی بھی اصلاح کر لی: "صَوْتًا"۔ کیوں؟ کیونکہ فعل کے آنے کے بعد ایک ہی اسم مرفوع آ سکتا ہے اور وہ فاعل یا نائب فاعل ہوتا ہے۔ فعل معروف ہو تو فاعل ہوتا ہے، فعل مجہول ہو تو نائب فاعل، باقی سارے کیا ہوتے ہیں؟ منصوب یا مجرور۔ تو لہٰذا آگے پھر مرفوع نہیں آ سکتا۔ اور ترجمے پہ غور کیا، اس سے ان کو اندازہ ہو گیا۔ تو "صَوْتًا" منصوب لفظاً مفعول بہ۔ منصوب کیوں؟ مفعول بہ ہے، لفظاً کیوں؟ تلفظ کر کے دکھاؤ نصب پر: "صَوْتًا"، شاباش۔ جی، اب جوڑو سارے لفظوں کو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اب روانی سے پڑھ دو اس کو: "سَمِعَ زَیْدٌ صَوْتًا"، شاباش۔ دیکھا؟ اس طرح عبارت حل ہوتی ہے: "سَمِعَ زَیْدٌ صَوْتًا"۔

اچھا، آگے لکھیے: "جَاءَ زَیْدٌ العَالِمُ"۔ "جَاءَ زَیْدٌ العَالِمُ"۔ چلیے بھئی، ترکیب کیجیے آپ بھئی۔ "جَاءَ" کا ترجمہ آتا ہے؟ کیا معنی؟ آنا، آیا وہ، آیا، جی۔ "جَاءَ" کیجیے ترکیب۔ "جَاءَ" فعل، شاباش۔ "زَیْدٌ" مرفوع لفظاً فاعل۔ مرفوع کیوں؟ فاعل ہے۔ لفظاً کیوں؟ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں۔ کر کے دکھاؤ: "زَیْدٌ"، شاباش۔ اور فاعل، آگے؟ جی؟ مرفوع لفظاً صفت، شاباش۔ تو پھر یوں بتاؤ زید کے بارے میں: "زَیْدٌ" مرفوع لفظاً موصوف۔ مرفوع لفظاً موصوف۔ اچھا، آپ کو کیسے پتہ چلا یہ موصوف ہے؟ شاباش، دو معرفہ اکٹھے آ گئے، تو پھر عموماً پہلے کو کیا بناتے ہیں؟ موصوف، اور دوسرے کو کیا بناتے ہیں؟ صفت۔ تو ترجمہ بھی کرنا ہے، یہ نہیں کہ دو معرفہ آ جائیں تو آپ آنکھیں بند کر کے کیا بنا دو؟ موصوف۔ سمجھ میں آیا؟ ایک لفظ زید آ رہا ہو، ایک آگے ہاتھی کا ذکر آ رہا ہو، آپ کہیں زید ہاتھی ہے بھئی، نہیں بھئی۔ موصوف صفت بنا کے دیکھا کرو، یہ موصوف صفت بنتے بھی ہیں یا نہیں۔ زید اور العالم، موصوف صفت والا ترجمہ کرو: ہاں، "ایسا" تو نکرہ میں کہتے ہیں۔ عالم زید، یا وہ زید جو عالم ہے۔ تو معرفہ والا ترجمہ، شاباش، تو یہ عالم زید ترجمہ درست ہوتا ہے۔ تو "زَیْدٌ" مرفوع لفظاً موصوف، اور "العَالِمُ" صفت۔ مرفوع کیوں؟ صفت ہے اور موصوف صفت کا اعراب ایک ہوتا ہے۔ لفظاً کیوں؟ تلفظ کر کے دکھاؤ رفع پر: "العَالِمُ"، شاباش۔ سمیٹیے، جوڑیے بھئی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اب روانی سے پڑھ دو اس کو: پھر "جَاءَ زَیْدٌ العَالِمُ"، "جَاءَ زَیْدٌ العَالِمُ"۔ ہمزہ وصلی تو گر جائے گا، الف لام کا ہمزہ گر جاتا ہے۔ کیسے پڑھیں گے؟ "جَاءَ زَیْدُ نِ العَالِمُ"۔ نحوی ہم تیار کر رہے ہیں، ان شاء اللہ آپ کی غلطیاں وہ نکالیں گے۔ "جَاءَ زَیْدُ نِ العَالِمُ"۔ ترجمہ کرو: ہاں، "میرے پاس" یہ کس کا ترجمہ کر رہے ہو؟ "جَاءَ زَیْدُ نِ العَالِمُ"۔ شاباش، آیا وہ زید جو کہ عالم ہے، یا یوں کہو: عالم زید آیا۔ عالم زید آیا، فعل کو آخر میں لے جاؤ۔

اگلا جملہ لکھیے بھئی: "اشْتَرَیْتُ ہٰذَا البَیْتَ"۔ با، یا اور لمبی تا ہے، البیت۔ چلیے بھئی، ترکیب کیجیے۔ "اشْتَرَیْتُ" فعل، تا

ضمیر مرفوع محلاً فاعل۔مرفوع کیوں؟ فاعل ہے۔محلاً کیوں؟ضمیر ہے۔شاباش۔اچھا، میں نے آپ کو بتایا تھا جب بھی فعل فعل کے ساتھ فاعل کی ضمیر جڑی ہوئی ہو یا اس کے اندر چھپی ہوئی ہو تو اس کو کیسے تعبیر کرنا ہے؟فعل با فاعل۔تو یوں کہو:"اشْتَرَیْتُ" فعل با فاعل،اور تا ضمیر اس کے اندر مرفوع محلاً اس کا فاعل۔پھر دہراؤ اس کو:فعل با فاعل۔پھر دہراؤ۔اونچا دہراؤ، مجھے بھی آواز سنائی دے،آپ کیا کہہ رہے ہیں؟فعل با،با،با کے ساتھ الف بھی ہے،فعل با فاعل۔شاباش۔اب تا ضمیر، پھر دوبارہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ اشتریٰ فعل ہے،بس صرف فاعل کا الگ بتاؤ۔یوں کہو: "اشْتَرَیْتُ "فعل با فاعل،اور اس کے اندر تا ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل۔آ گے بھئی۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اس میں اشارہ ہے۔اعراب بتاؤ۔مبتدا؟ جملہ فعلیہ کی ترکیب کر رہے ہیں،مبتدا کہاں سے آ گیا؟ وہ تو جملہ اسمیہ میں ہوتا ہے۔جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر آتے ہیں۔جملہ فعلیہ میں مبتدا خبر نہیں آئیں گے، یہاں فاعل یا نائب فاعل آئے گا،مفعول آئے گا،مجرورات آئیں گے۔اعراب؟ ترجمے پہ غور کرتے ہو کہ نہیں کرتے؟ ترجمے پہ غور کرلو،ترکیب آدھی وہیں حل ہوجاتی ہے۔مرفوع محلاً مضاف؟ مرفوع کیوں؟ مرفوع کیوں؟ مضاف مرفوع ہوتا ہے؟ مضاف پر تو کوئی بھی عامل آئے گا اس کے مطابق اس پر اعراب آئے گا۔ہاں بھئی،آپ بتاؤ۔"اشْتَرَیْتُ " کا کیا معنی ہوتا ہے؟ میں نے خریدا۔تو پھر، پھر تو عبارت حل ہونی چاہیے۔آپ بتایئے بھئی،ھٰذا۔مرفوع کیوں؟ تو اس میں اشارہ ہوا تو کیا ہوا،اسم اشارہ تو منصوب بھی ہوسکتا ہے،مرفوع بھی ہوسکتا ہے، مجرور بھی،جیسا عامل آئے گا ویسے ہی ہوگا۔"جَاءَہٰذَا"،"رَأَیْتُ ہٰذَا"،"مَرَرْتُ بِہٰذَا"۔آپ بتایئے بھئی۔منصوب کیوں ہے؟ مفعول بنے گا۔آپ کو میں نے ضابطہ بتایا ہے،فعل کے آنے کے بعد صرف ایک مرفوع آتا ہے اور وہ کون ہے؟ فاعل یا نائب فاعل۔وہ گزر گیا یا نہیں؟ آگے مرفوع آسکتا ہے؟نہیں،آگے کون آئیں گے؟منصوب یا مجرور۔اور مجرور تو دو ہی ہیں:ایک جس پر کیا داخل ہو؟ حرف جر۔اس پر حرف جر داخل ہے؟ یا مضاف الیہ ہو، یہ مضاف الیہ ہے؟اس سے پہلے بھی کوئی مضاف آیا ہے؟نہیں۔تو یہ کیا ہے؟اور ترجمے پہ غور کرلو،ترجمہ نہیں سمجھ میں آ رہا؟ کیا ترجمہ ہے؟"اشْتَرَیْتُ ہٰذَاالْبَیْتَ "۔میں نے خریدا یہ گھر یا یہ کمرہ۔تو فاعل خریدنے والا کون؟ متکلم۔اور خریدا کس کو؟اس،تو کیا بنے گا؟ ترجمے سے ہی آدھا حل ہوجاتا ہے بھئی،ترجمے سے ساری ترکیب حل ہوجاتی ہے۔جی، کیجیے ترکیب بھئی۔"اشْتَرَیْتُ "فعل با فاعل،ہاں تا اعراب بھی،تا ضمیر مرفوع محلاً فاعل۔آگے؟"ہٰذَا"منصوب،توجہ سے،"ہٰذَا"منصوب محلاً موصوف۔منصوب کیوں؟ مفعول بہ ہے۔محلاً کیوں؟مبنی ہے،اسم اشارہ ہے۔اور موصوف،آپ کو کیسے پتہ چلا یہ موصوف ہے؟ دو معرفہ اکٹھے آگئے،اسم اشارہ بھی معرفہ،آگے معرف باللام "الْبَیْتَ " بھی کیا ہے؟معرفہ۔دو معرفہ اکٹھے آجائیں تو

پھر کیا بنتے ہیں آپس میں عموماً؟ موصوف صفت۔آ گے؟ جی ،شاباش ،"البَیْتَ " منصوب لفظاً صفت۔منصوب کیوں؟ صفت ہے اور موصوف صفت کا اعراب ایک ہوتا ہے۔لفظاً کیوں؟اس کے نصب پر ہم تلفظ کر رہے ہیں۔کر کے دکھایئے:"البَیْتَ "۔رفع پہ کرو: رفع پہ تلفظ کرو:"البَیْتُ "۔اس کے جر پر تلفظ کرو:"البَیْتِ "،شاباش۔تو یہ صفت۔ موصوف صفت مل کر یہ مفعول ہوا،کس کے لیے؟"اِشْتَرَیْتُ "فعل کے لیے۔آ گے سمیٹو۔ترکیب سمجھ میں آ رہی ہے؟ صفت کو ہم نے کس سے جوڑ دیا؟ موصوف سے،اور موصوف صفت مل کر کیا بن گئے؟ مفعول بن گئے،مفعول بہ۔اور فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر کیا بنا؟ جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔روانی سے پڑھو اس کو:"اِشْتَرَیْتُ ہٰذَا البَیْتَ "۔ترجمہ کیجیے: میں نے یہ گھر خریدا،شاباش۔یا میں نے یہ کمرہ خریدا۔بیت کمرے کو کہتے ہیں،"بَاتَ یَبِیتُ بَیْتاً"،"بَاتَ یَبِیتُ" سے ہے،رات گزارنا۔جہاں رات گزاری جاتی ہے،تو یہ کمرے کو کہتے ہیں۔آ گے جی۔

اگلا جملہ لکھیے بھئی:"رَأَیْتُ القَاضِیَ الیَوْمَ"۔"رَأَیْتُ القَاضِیَ الیَوْمَ"۔چلیے بھئی،آپ ترکیب کیجیے۔جی، "رَأَیْتُ "فعل با فاعل،شاباش،جی۔اب فاعل بھی بتاؤ اس میں۔اعراب پہلے بولو۔تاضمیر مرفوع محلاً فاعل،شاباش۔تاضمیر مرفوع محلاً فاعل۔مرفوع کیوں؟ فاعل ہے۔محلاً کیوں؟مبنی ہے،ضمیر ہے،شاباش۔آ گے۔ترجمے پہ غور کرلیا کرو بھئی،فوراً۔اعراب بولو۔جو اسم آ جائے اس کا اعراب نکالتے جاؤ بھئی،عبارت حل کر رہے ہیں ہم۔شاباش، "القَاضِیَ "مرفوع لفظاً موصوف۔توجہ ہے؟"القَاضِیَ "مرفوع لفظاً موصوف۔مرفوع کیوں؟ آپ بتایئے بھئی،مرفوع کیوں؟ موصوف مرفوع ہوتا ہے؟ مرفوع کیوں؟ جی؟ منصوب بھئی،انہوں نے،منصوب،پھر بولو۔اچھا،تو منصوب ہے،منصوب کیوں؟ شاباش،یہ کیا بنے گا؟ مفعول بہ۔مفعول بہ۔میں نے بتایا تھا فعل کے آنے کے بعد صرف ایک اسم مرفوع آ سکتا ہے،ایک سے زیادہ نہیں،اور "رَأَیْتُ "میں تا مرفوع آ گئی یا نہیں؟ باقی سارے آ گے کیا آئیں گے؟ منصوب یا مجرور۔تو مجرور تو یہ ہے نہیں،تو لہٰذا یہ کیا ہوا؟ منصوب۔اب کون سا منصوب ہے وہ آپ نے پہچاننا ہے۔تو "القَاضِیَ "منصوب،کون سا منصوب؟ منصوب تقدیراً،شاباش۔تقدیراً کیوں بھئی؟ سولہ قسموں میں سے یہ کون سی قسم ہے؟ اسم منقوص ہے،جس کے آخر میں یا ہو اور یا سے ماقبل کسرہ ہو۔اس کا اعراب کیا ہوتا ہے؟ اس کا رفع تقدیراً،اور نصب؟ نصب لفظاً ہوتا ہے اور جر بھی تقدیراً ہوتا ہے۔رفع بھی،بھئی آپ خود غور کر لو،اب تو صرفی ہیں بھئی۔قاضی،اگر یا پر ضمہ پڑھیں تو ضمہ بھی ثقیل،یا پر کسرہ بھی ثقیل،لیکن یا پر کبھی آپ نے پڑھا ہے فتحہ ثقیل ہے؟ نہیں،تو فتحہ آ سکتا ہے یعنی نصب آ سکتا ہے،رفع اور جر نہیں آ سکتا،وہ تقدیری ہے۔تو یہاں پر یہ منصوب ہے تو کون سا منصوب ہوگا؟ لفظاً ہوگا، شاباش۔تلفظ بھی کر کے دکھاؤ:"القَاضِیَ "،دیکھا،منصوب لفظاً ہے۔جی،منصوب لفظاً اور کیا بنا ہے؟ آپ نے کیا کہا؟

موصوف۔ آپ کو کیسے پتہ چلا یہ موصوف ہے؟ دو معرفہ آ گئے، لہٰذا پہلے کو کیا بناؤ؟ موصوف، بعد والے کو کیا بناؤ؟ صفت۔ میں نے بتایا تھا آپ نے آنکھیں بند کر کے موصوف صفت نہیں بنانا، دو معرفہ آ جائیں اب آپ نے ہر حال میں موصوف صفت بنانا ہے؟ نہیں بھئی، معنی میں بھی غور کرو۔ آگے لفظ آ رہا ہے "اَلیَوْمَ"۔ یوم کا معنی ہے دن، الیوم کا معنی ہے آج۔ یوم پر جب الف لام داخل ہو جائے اس کا کیا معنی ہوتا ہے؟ آج۔ آج۔ "اَلیَوْمَ"، وہ دن نہیں، وہ دن الف لام کے ذریعے آپ اشارہ کریں مخصوص دن کی طرف، وہ بعض جگہ وہ بھی استعمال ہوگا، بات سمجھ میں آ گئی؟ لیکن الیوم عربی میں عام آئے تو کس معنی میں ہوتا ہے؟ آج۔ اور مجھے بتائیے: قاضی ایک ذات کا نام اور الیوم کس کا نام؟ زمانے کا نام۔ تو یہ اس کی صفت نہیں بن سکتا۔ ایسا قاضی جو آج ہے، وہ قاضی جو آج، یہ آج اس کی صفت بن جائے، نہیں بھئی۔ تو یاد رکھو: جس لفظ میں زمانے یا جگہ والا معنی پایا جائے، وہ ظرف بنتا ہے، مفعول فیہ بنتا ہے۔ جس لفظ میں زمانے یا جگہ والا معنی پایا جائے، تو وہ کیا بنتا ہے؟ ظرف بنتا ہے، مفعول فیہ بنتا ہے۔ تو "القَاضِیَ" بنا مفعول بہ اور یہ کیا بنے گا؟ مفعول فیہ۔ مفعول بہ بھی منصوب ہوتا ہے اور مفعول فیہ بھی منصوب ہوتا ہے۔ جی، اب کیجیے ترکیب: "القَاضِیَ" منصوب لفظاً مفعول بہ، اور آگے؟ "اَلیَوْمَ" منصوب، شاباش، لفظاً، جی، مفعول فیہ، شاباش۔ "اَلیَوْمَ" منصوب لفظاً مفعول فیہ۔ مفعول فیہ۔ منصوب کیوں؟

کیونکہ مفعول فیہ ہے۔ لفظاً کیوں؟ اس کے نصب پر ہم کیا کر رہے ہیں؟ تلفظ۔ تلفظ کر کے دکھائیں۔ "اَلیَوْمَ"۔ رفع پر کرو: "اَلیَوْمُ"۔ جر پہ کرو: "اَلیَوْمِ"۔ اس پر تینوں طرح کے اعراب آ سکتے ہیں لیکن یہ مفعول فیہ بنتا ہے۔ یہ کیا بنتا ہے؟ مفعول فیہ۔ تو لہٰذا اس پر کیا پڑھتے ہیں؟ نصب۔ بات سمجھ میں آ گئی؟ ہاں، جہاں رفع کے مقام میں آئے یا جر کے مقام میں تو ویسا ہی اعراب آئے گا۔

جی، اب سمیٹو سب کو بھائی۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اب سب کو روانی سے پڑھ دو پورے جملے کو: "رَأَیْتُ القَاضِیَ الیَوْمَ"۔ شاباش۔ "رَأَیْتُ القَاضِیَ الیَوْمَ"۔ ترجمہ کیجیے۔ کیا مشکل ہے، کیا سوچ رہے ہیں، جلدی کر دیں۔ "رَأَیْتُ" کا کیا ترجمہ؟ میں نے دیکھا۔ پھر کیا سوچ رہے ہو؟ میں نے دیکھا قاضی کو، الیوم آج۔ آج، میں نے آج قاضی کو دیکھا۔ بلکہ القاضی ہے، کیا معنی؟ القاضی، کیا ترجمہ ہوگا؟ ہاں، وہ قاضی یا اس قاضی، موقع کے مطابق جو اچھا ترجمہ ہو۔ میں نے آج اس قاضی کو دیکھا، یا میں نے آج وہ قاضی دیکھا۔ کوئی متعین قاضی ہے بھائی۔ بات سمجھ میں آ گئی۔

چلو، ایک ترکیب اور کر لیجیے۔ "بَاعَ"، با، الف، عین، "بَاعَ"۔ "زَیْدٌ"، زا، یا، دال، زید، "بَاعَ زَیْدٌ غُلَامَہٗ"۔ "بَاعَ

زَیْدٌ غُلَامِیْ " ۔ باع بیچ کا کیا معنی ہوتا ہے؟ بیچنا، جی ۔ ترکیب تبھی آپ کر سکیں گے جب آپ کو ایک ایک لفظ کا معنی آتا ہو۔ اگر کسی لفظ کا معنی نہیں آتا تو پھر کیسے ترکیب آپ کریں گے بھائی ؟ بعض اوقات ایک آدھ لفظ کا معنی نہ آئے، باقی اکثر لفظوں کا آتا ہو تو بھی ترکیب کچھ نہ کچھ حل ہو جاتی ہے لیکن معنی ضروری ہے پھر ہی آپ کو پوری ترکیب سمجھ میں آئے گی اور پھر پورا معنی بھی سمجھ میں آئے گا۔

جی، کیجیے ترکیب بھائی ۔ "بَاعَ " فعل، " زَیْدٌ " مرفوع لفظاً فاعل ۔ پھر بولو: کیا؟ " زَیْدٌ " مرفوع لفظاً فاعل ۔ مرفوع کیوں؟ فاعل ہے ۔ لفظاً کیوں؟ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں، شاباش ۔ آ گے؟ "غُلَامَ" مضاف، اعراب بولو: مرفوع لفظاً مضاف، شاباش ۔ "غُلَامَ" مرفوع لفظاً مضاف ۔ مرفوع کیوں؟ مضاف مرفوع ہوتا ہے؟ مضاف پر تو کوئی بھی اعراب آ سکتا ہے ۔ ہاں بھائی، آپ بتاؤ ۔ "اشْتَرَیْتُ" کا کیا معنی ہوتا ہے؟ میں نے خریدا ۔ تو پھر، پھر تو عبارت حل ہونی چاہیے ۔ آپ بتائیے بھائی: غلام ۔ منصوب ہے، منصوب کیوں ہے؟ شاباش، یہ کیا ہے؟ مفعول بہ ۔ فعل کے آنے کے بعد ایک فاعل آ سکتا ہے، ایک مرفوع، زیادہ مرفوع نہیں آ سکتے ۔ غلام، اعراب بولو: منصوب لفظاً مضاف ۔ "غُلَامَ" منصوب لفظاً مضاف ۔ منصوب کیوں؟ کیونکہ مفعول بہ ہے ۔ لفظاً کیوں؟ اس کے نصب پر تلفظ کرو: غلام ۔ اضافت کے ساتھ ملا کر پڑھو، اضافت سے کاٹ کے پڑھو گے؟ یا کے ساتھ ملا کر پڑھو: غلامی ۔ ہاں، کدھر ہے نصب؟ اس کا اعراب تقدیری ہے ۔ شاباش ۔ آپ کو میں نے بتایا تھا یہ قسم اکثر طلباء پریشان ہوتے ہیں، اس کو ذہن میں جما لو، بٹھا لو بھائی ۔ جو بھی اسم، علاوہ جمع مذکر سالم کے، جب مضاف ہو کس کی طرف؟ یاءِ متکلم کی طرف، اس پر تینوں طرح کے اعراب کیسے آتے ہیں؟ تقدیری آتے ہیں ۔ تو یہ غلام کیا ہے؟ غلام منصوب تقدیراً مضاف ۔ آپ کو کیسے پتہ چلا یہ مضاف ہے؟ کل میں نے ضابطہ لکھوایا تھا، جس اسم کے ساتھ بھی ضمیر متصل آ جائے وہ آپس میں کیا بنتے ہیں؟ مضاف مضاف الیہ ۔ تو غلام کے ساتھ یا ضمیر آ رہی ہے متصل، تو یہ کیا بنیں گے؟ مضاف مضاف الیہ ۔ تو غلام منصوب تقدیراً مضاف ۔ آ گے: یا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ، شاباش ۔ یا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ ۔

دیکھا، سب آپ کو آتا ہے، صرف مشق نہیں ہے ۔ مجرور محلاً مضاف الیہ ۔ مجرور کیوں؟ کیونکہ مضاف الیہ ہے ۔ محلاً کیوں؟ کیونکہ مبنی ہے، ضمیر ہے ۔ مضاف الیہ ۔ اب سمیٹو: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہوا فعل کے لیے ۔ اب باقی کو سمیٹو: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۔ شاباش ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۔ اب ایک ایک لفظ کا اعراب پتہ چل گیا ۔ اب اس کو روانی سے پڑھ دو پورے جملے کو: "بَاعَ

زَیْدٌ غُلَامِیْ "۔ "بَاعَ زَیْدٌ غُلَامِیْ "۔ جی، ترجمہ کیجیے۔ زید نے بیچا میرے غلام کو، شاباش۔ زید نے میرا غلام بیچا، یا زید نے میرے غلام کو بیچا۔ بات سمجھ میں آ گئی؟ اچھی طرح؟

تو حاصل کیا؟ آج ضابطے آپ نے پڑھے وہ پھر دہرالیں۔ ہر فعل کے لیے ہمیشہ کیا چاہیے؟ فاعل یا نائب فاعل۔ فعل معروف ہو تو کیا چاہیے؟ فاعل۔ فعل مجہول ہو تو کیا چاہیے؟ نائب فاعل۔ اور فعل کے آنے کے بعد ایک ہی مرفوع آ سکتا ہے اور وہ اس فعل کا فاعل ہوگا یا نائب فاعل۔ باقی سارے کیا ہوں گے؟ منصوبات یا مجرورات۔ اور مجرورات تو دو ہی ہیں: ایک جس پر کیا داخل ہو؟ حرف جر، اور دوسرا مضاف الیہ بھائی۔ اور فعل جو ہے، فعل کا فاعل یا نائب فاعل ایک آئے گا۔ اور فعل کا فاعل یا نائب فاعل ہمیشہ فعل کے بعد آئے گا، کبھی بھی فعل پر مقدم نہیں ہو سکتا۔ اور فعل کا فاعل یا نائب فاعل ضمیر بھی آ سکتی ہے اور اسم ظاہر بھی آ سکتا ہے۔ اسم ظاہر کسے کہتے ہیں؟ جو اسم تو ہو لیکن ضمیر نہ ہو، وہ کیا ہے؟ اسم ظاہر ہے۔

تو فعل کا فاعل ضمیر بھی آ سکتی ہے اور اسم ظاہر بھی، لیکن آئے گا ایک ہی۔ اگر ضمیر فاعل آ گئی یا نائب فاعل تو اسم ظاہر نہیں آ سکتا، اور اگر اسم ظاہر آ گیا تو ضمیر نہیں آ سکتی۔ اور اسم ظاہر کتنے صیغوں کے لیے فاعل آ سکتا ہے؟ دو صیغے۔ کون سا؟ پہلا اور چوتھا۔ اور کسی صیغے کے لیے اسم ظاہر فاعل نہیں بن سکتا۔ لہٰذا جب بھی فعل آئے، پہلے یہ غور کر لیا کرو کہ یہ ان دو صیغوں میں سے ہے یا باقی بارہ میں سے ہے۔

اگر دو میں سے ہو تو پھر آگے تلاش کرو کوئی اسم ظاہر فاعل تو نہیں بن رہا۔ اگر آگے کوئی اسم ظاہر فاعل بنے تو اس کو فاعل بنا دو یا نائب فاعل بنا دو، ورنہ اسی کے اندر پھر کیا نکال لو؟ ضمیر نکال لو۔ جبکہ باقی بارہ صیغے جب آ جائیں تو پھر انہی کے ساتھ جڑی ہوئی یا انہی کے اندر چھپی ہوئی کوئی ضمیر فاعل یا نائب فاعل ہوگی، آگے اسم ظاہر کبھی بھی فاعل یا نائب فاعل نہیں آ سکتا۔ اور فعل کے آنے کے بعد ایک ہی اسم مرفوع آئے گا، وہ جو فاعل یا نائب فاعل ہوگا، وہ اگر ضمیر آ گئی یا اسم ظاہر آ گیا تو باقی سارے کیا ہوں گے؟ منصوب یا مجرور ہوں گے بھائی۔ اور پھر میں نے آپ کو یہ بھی بتایا کہ جب ترکیب کرو تو ترجمے کے اندر غور کرو بھائی۔ کس کے اندر؟ ترجمے کے اندر غور کرو۔ ترجمہ آپ کو سمجھ آ گیا تو ترکیب آپ کو سمجھ میں آ گئی۔ دیکھو: "بَاعَ زَیْدٌ غُلَامِیْ "۔

اعراب ابھی نہیں نکالا لیکن ترجمے سے آپ کو کیا پتہ چل رہا ہے؟ بیچا، کس نے؟ زید نے، کس کو؟ میرے غلام کو۔ ویسے ہی ترجمے پہ غور کر لیا کرو۔ اس کا برعکس نہیں ہوسکتا، میرے غلام نے کس کو بیچ دیا؟ زید کو؟ نہیں۔ بلکہ کس نے؟ زید نے بیچا، معلوم ہوا زید فاعل ہے۔ بات سمجھ میں آ گئی؟ اچھی طرح؟ چلیے بس بھائی، ہذا ہو المرام واللہ اعلم بحقیقۃ الکلام۔

العبد: نالائق انعام الحسن امروہی

متعلم جامعہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ، یوپی، انڈیا

٢٣/ ربیع الاول ١٤٤٧ھ مطابق ٦/ ستمبر ٢٠٢٦ء

بوقت ٣/ بجکر ٣٤/ منٹ بعد ظہر دوشنبہ